مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میری شادی ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے ہوئی ہے، شادی کو دو سال ہو گئے ہیں۔ میرا دل اور روح اس شخص سے سخت ناراض ہیں، اکثر لڑائی اس بات پر ہوتی ہے کہ وہ کئی کئی دن تک غسل نہیں کرتے، دانتوں کی صفائی تو شاید شادی پر بھی نہیں کی ہو گی، منہ سے انتہائی بدبو آتی ہے۔ جس سے مجھے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ کئی بار کہنے کے باوجود ان پر اثر نہیں ہوتا، اللہ جانتا ہے کہ مجھے صفائی ستھرائی پسند ہے۔ ایسے شوہر کے بارے شریعت کیا حکم دیتی ہے۔ برائے مہربانی شرعی حکم سے آگاہ کیا جائے۔ کیا بیوی ایسے شخص سے علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہے؟

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

تمہید: اسلام نے ایک طرف انسان کو روحانی پاکیزگی عطا کی، ان کے اخلاق کو سنوارا اور تہذیب سے آشنا کیا، وہیں اس نے معاشرے کو حفظان صحت کے اصول سکھائے اور انسانوں کو رہن سہن، اٹھنے بیٹھنے اور طہارت و نظافت کا سلیقہ بھی سکھایا، فطری طور پر انسان صفائی ستھرائی، طہارت و پاکیزگی اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور اسلام ایک دین فطرت ہے، جس نے انسانی فطرت کا کافی لحاظ کیا ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے صاف ستھرا رہنے والے افراد سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّـهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾[البقرہ:۲۲۲] "بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے"۔ اسلام نے صفائی ستھرائی کو یہیں تک محدود نہیں رکھا ہے بلکہ اسے عقیدہ اور ایمان کے بندھن سے جوڑ دیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الإيمانُ بِضْعٌ وسَبْعُونَ، أوْ بِضْعٌ وسِتُّونَ شُعْبَةً، فأفْضَلُها قَوْلُ لا إلَهَ إلَّا اللَّهُ، وأدْناها إماطَةُ الأذَى عَنِ الطَّرِيقِ، والْحَياءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإيمانِ.[صحیح مسلم:۳۵] "ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں، یا فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں، جن میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کمتر راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے"۔ ایک دوسری حدیث میں ہے: الطُّهُورُ شَطْرُ الإيمانِ. [صحیح مسلم: ۲۲۳]

"طہارت آدھا ایمان ہے" ۔ اسلام نے نماز جیسے اہم رکن کی صحت کے لیے جائے نماز، بدن اور کپڑوں کی طہارت کا حکم دیا ہے، صاف ستھرا رہنے سے نہ صرف رب کی محبت و خوشنودی حاصل ہوتی ہے بلکہ اس سے انسان متعدد امراض سے محفوظ بھی رہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: السّواكُ مَطهَرةٌ للفمِ، مَرضاةٌ للرَّبِّ .[علقه البخاري في «باب سواك الرطب واليابس للصائم»] "مسواک منہ کو صاف کرنے اور رب تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے"۔ لہذا اس تمہید کے بعد اسلام تو اس بات کا حکم دیتا ہے کہ کسی بھی مسلمان سے دوسرے مسلمان کو کوئی ایذا نہ پہنچے اسی لئے جمعہ کی جماعت میں شامل ہونے والوں کو پسینہ اور بدبو کو زائل کرنے کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا گیا، بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں میاں بیوی کا ایک دوسرے پر حق ہے کہ وہ ایک دوسرے کے پاس اپنے جسم اور منہ کو صاف کر کے آئیں، شوہر کا منہ صاف نہ کرنا اور کئی کئی دن تک غسل نہ کرنا یقینا بیوی کے لئے اذیت کا سبب ہے، جس سے آپس میں ناچاقی اور دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ بیوی کا اپنے شوہر سے صفائی ستھرائی کا مطالبہ کرنا برحق ہے اور شوہر کو بھی چاہیے کہ وہ صفائی ستھرائی کا خیال رکھے۔ سائلہ کو چاہیے کہ علیحدگی کی بجائے شوہر کو صفائی ستھرائی پر قائل کرنے کی کوشش کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۴/صفر المظفر/۱۴۴۴ھ

11/ستمبر/2022ء

الجواب صحیح
محمد افتخار بیگ عفی عنہ
۱۴/۲/۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح
محمد شرافت رفیق
11-9-2022
۱۴ صفر المظفر ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

دار الافتاء
رقم الافتاء: 107/146
التاریخ: ۱۴/۲/۱۴۴۴ھ
الجامعۃ الاشرفیۃ